نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۹ — مطبوعہ ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ ۱۱/
ایضاً بیرونجات سے سعہ محصولڈاک۔ عہ ۱۸/
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ ۱۲/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

اسرائیل پنپیگا اور پھولیگا اور زمین کی سطح کو میووں سے مالا مال کریگا

یسعیاہ ۲۷-۶

کلام مقدس کی پیشین گوئی بالا ایک نہایت دلچسپ و موثر وعظ کا ہیڈنگ ہے جو پادری جان مکناب صاحب نے فروری ۱۹۱۶ء میں شہر برچین (سکاٹ لینڈ) کے گرجا میں بوقت آرڈینیشن پانے پادری تی۔ ایس۔ والنٹین صاحب ایم۔ آر۔ ڈی کے جو فی الحال آگرہ میڈیکل مشنری انسٹی ٹیوٹ کے پرنسپل ہیں مسیحیوں کی ایک جماعت کثیر کے روبرو کیا تھا۔

کلام الٰہی میں قوم اسرائیل کی اقبالمندی اور حیرت بخش ترقی وکامیابی اور تمام جہان کی قوموں میں سربلند اور معزز و ممتاز ہونے اور اپنے خداوند خدا کے لئے ایک خاص قوم اور خزانہ ٹھہرنے اور دنیا کے سب گھرانوں کو اُنسے برکت پہنچنے وغیرہ کا ذکر بکثرت پایا جاتا ہے۔ لیکن کیا سبب ہے کہ آج کل یہ قوم دنیا کی تمام قوموں کی نسبت زیادہ مصیبت وتباہی میں مبتلا ہے؟ اُنکی عالیشان ہیکل جو دنیا کے عجائبات سے تھی اسکا پتھر پر پتھر نہ چھوٹا جو گرایا نہ گیا ہو۔ اُنکی قربانیاں بند کی گئیں۔ یروشلم غیر قوموں سے روندا گیا۔ یہوداسے سلطنت کا عصا جدا ہو گیا۔ کوئی حاکم بادشاہ اُنکا نہ رہا۔ تمام جہان میں آوارہ و پراگندہ پڑے پھرتے ہیں۔ روس سے جلاوطن کئے جاتے۔ برازیل میں اُنکے سینگ نہیں سماتے۔ سخت حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کون انسان ہے جو اس قوم کی اس خراب حالی پر افسوس نہ کریگا اور بیساختہ ان مصائب عظیم کے اُنپر وارد ہونیکا باعث دریافت کرنا نہ چاہیگا؟

لو آؤ ہم تمہیں اسکا حقیقی باعث بتلاتے ہیں۔ موسیٰ کی کتاب استثنا کو کھول کے اُسکے اٹھارہویں باب کی اٹھارہ آیت سے پڑھو اور دیکھو وہاں کیا لکھا ہے۔ کہ "میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہیگا۔ نہ سُنیگا تو میں اُسکا حساب اُس سے لونگا"۔ پس جب وہ موعود نبی ظاہر ہوا جسپر موسیٰ اور انبیائے سابقین نے گواہی دی تھی وے اُسپر ایمان نہ لائے اور اپنے دلوں کو سخت کر لیا اور اُسکے کلام کو نہ سُنا اور اب وے اس گناہ عظیم کے مواخذہ اور محاسبہ میں گرفتار ہیں۔ اُنکا گھر اُنکے لئے ویران چھوڑا گیا ہے اور وے اُسے (خداوند کو) نہ دیکھینگے جبتک نہ کہینگے کہ مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔ کیا ان باغی اور سرکش فرزندان ابراہیمی کی بازگشت کی کچھ اُمید نہیں ہے؟ آثار زمانہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ وقت نزدیک ہے کہ وے اُسپر جسے اُنہوں نے چھیدا ہے نظر کرینگے۔ اور خداوند اُنپر رحم کرنیکے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا کیونکہ وہ رحیم اور مہربان ہے۔ بیشک اسرائیل پنپے گا اور پھولیگا اور زمین کی سطح کو اپنے میووں

سے مالا مال کریگا"۔ کیونکہ وے اسرائیلی ہیں اور فرزندی اور جلال اور عہد اور شریعت و عبادت اور وعدے اُنہیں کے ہیں اور جسم کی نسبت مسیح اُنہیں میں سے ہوا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہی۔ آمین"۔ اگرچہ اُنہوں نے ٹھوکر کھائی پر نہ اسلئے کہ گر پڑیں اور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائیں بلکہ اُن کی لغزش سے غیر قوموں کو نجات ملی تاکہ اُنہیں غیرت آوے پر اگر اُن کی لغزش دنیا کی دولت اور اُنکی گھٹتی غیر قوموں کی بڑھتی کا باعث ہوئی تو اُنکی بازگشت اور کامل بڑھتی کتنی زیادہ نہ ہوگی*

یہودی مشن بڑی سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ اُنہیں مسیح کیطرف پھرانے اور اُسپر ایمان لانیکے لئے کام کر رہی ہی۔ اور اب ہزاروں ہزار یہودی کسی اور مسیح کے آنیکی انتظاری کے خیال کو ترک کئے ہوئے سوچ رہے ہیں کہ کیا وہ جو آنیوالا تھا وہ یہی یسوع ناصری تھا جسکو ہمارے باپ دادوں نے صلیب پر چڑھاکے قتل کروالا اور مسیحی بدلائل ثابت کرتے ہیں کہ وہ تیسرے روز جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا جہاں سے زندوں اور مردوں کا انصاف کرنیکے لئے وہ پھر آنیوالا ہی یا ہم کسی دوسرے کی راہ تکیں*

ہم اس امر کے ثبوت میں کہ اسرائیلیوں کا خیال یسوع ناصری کے حق میں فی زمانہ بہت بدلا ہوا ہی ایک چشمدید کیفیت کا بیان کرینگے۔ مراد آباد کے پٹھان رئیسوں کے ایک خاندانی شخص جو بارادہ حج راجپوتانہ سے گذرے اور نصیر آباد میں چندروز ایک مسیحی ہمصحبت کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا تلاش دین حق کے درپے ہو کر کہنے لگے کہ میں صرف ایک بات کسی اسرائیلی معتبر شخص سے دریافت کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہہ ہی کہ توریت و صحف انبیا جیسے کہ مسیحیوں کے پاس ہیں ویسے ہی اسرائیلیوں کے ہاتھ میں ہیں یا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عہد عتیق کی کتابیں کچھ مختلف ہیں۔ پس وہاں چھاؤنی میں وہ ایک اسرائیلی کے پاس گئے جو صوبہ دار میجر تھا اور اُس سے درخواست کی کہ عہد عتیق اُنہیں دکھلاوے۔ اُسنے کتاب نکالی اور اُنہیں دکھلائی۔ اُنہوں نے صوبہ دار میجر سے سوال کیا کہ آپ لوگوں کی کتاب عہد عتیق میں اور عیسائیوں کی عہد عتیق میں کیا فرق ہی؟ اُسنے کہا کچھ فرق نہیں یکساں ہی۔ صرف تفسیر اپنے اپنے خیال کے موافق کرتے ہیں جب مسیح موعود کے حق میں گفتگو ہوئی تو صوبہ دار میجر نے بہ تبسم یہہ کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کُتب عہد عتیق کا موعود مسیح یہی تھا جو آچکا جسکو عیسائی لوگ مسیح کہتے اور مانتے ہیں اور غالباً یہہ ہی ہوگا۔ کیونکہ یعقوب کی نبوت جو پیدایش ۴۹ باب ۱۰ آیت میں ہی کہ "یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اُسکے پاؤں سے جاتا رہیگا جبتک کہ سیلا نہ آوے" ثابت کرتی ہی کہ یہی سیلا تھا تب ہی سے اسرائیلیوں سے سلطنت و حکومت جاتی رہی ہی۔ اُسپر خان صاحب نے فرمایا کہ آپ پھر اُسپر کیوں ایمان نہیں لاتے ہو تو صوبہ دار میجر نے جواب دیا کہ ایسا کرنا میرے مناسب حال نہیں ہی۔ اُسی روز سے خان صاحب موصوف نے حج کا ارادہ ترک کر دیا اور مسیحی ہو گئے۔ چند عرصہ بعد ایک اور اسرائیلی نے بھی نصیر آباد چھاؤنی میں اصطباغ پایا*

خدا کی خاص قوم جسے اُسنے اپنی الہٰی مشیت و خاص ارادہ سے ابراہیم کے وسیلے دنیا کی تمام قوموں سے چُن لیا اور اسے اپنے لئے ایک خزانہ خاص اور اپنے کلام کا امانت دار اور مخصوص وعدوں اور عہدوں کا وارث اور مستحق قرار دیا۔ مسیحی دین کی سچائی کے لئے زمانہ حال میں ایک کامل گواہ ٹھہرتی ہی۔ اُسکے حق میں موسیٰ اور انبیائے بنی اسرائیل کی معرفت پیشینگوئی کی گئی تھی کہ اگر وے آنیوالے نجات دہندہ پر ایمان نہ لاوینگے اور اُسکی باتوں کے شنوا نہ ہونگے تو قومیت و ملکیت سے خارج و محروم ہو کے تمام دنیا میں تتر بتر اور لوگوں میں ضرب المثل اور لعن طعن کا باعث ٹھہرینگے۔ پس یسوع مسیح خداوند کے ظہور پر جیسا کچھ سلوک اُنہوں نے اُسکے ساتھ کیا اظہر من الشمس ہی اور اُسیوقت سے وے تمام دنیا میں پراگندہ و بیوطن بے حاکم و بادشاہ بسر کر رہے ہیں۔ تو بھی جب وے اُسپر جسے اُنہوں نے چھیدا ہی نظر کرینگے خداوند اُنہیں تمام دُنیا میں سے فراہم کر کے بحالی و اقبالمندی عنایت کریگا۔ کیونکہ وہ اپنے وعدوں میں وفادار ہی۔ مدراس پروگرس نیو یارک جرنل آف کامرس کے مطابق تمام دنیا میں یہودیوں کا شمار حسب تفصیل ذیل لکھتا ہی کہ وے سات ملین* سے کچھ زیادہ ہیں۔ روس میں ۲۶۲۱۰۰۰۔ اسٹریا میں ۱۶۴۵۰۰۰۔ جرمنی ۵۱۲۰۰۰۔ ٹرکی ۱۰۰۰۰۰۔ نیدرلینڈ ۷۰۰۰۰۔ گریٹ برٹن ۶۰۰۰۰۔ فرانس ۵۰۰۰۰۔ اٹلی ۳۵۰۰۰۔ اسپین و پرتگال ۴۰۰۰۔ سویڈن و ناروے ۲۰۰۰۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں نصف ملین ہیں جنمیں سے قریب ۷۰۰۰۰ نیویارک میں رہتے ہیں۔ ایشیا میں قریب ۲۰۰۰۰۰ ہیں جنمیں سے ۲۰۰۰ ہندوستان میں آباد ہیں اور پالسٹین میں ۲۵۰۰۰ ہیں۔ قریب ۱۰۰۰۰۰ افریکہ میں ہیں جو زیادہ تر الجیریا میں پائے جاتے ہیں*

آج کل ہندوستان کے جس اخبار کو دیکھو مسٹر بریڈلا کی وفات پر کوئی نہ کوئی مرثیہ یا نوحہ اُسمیں پایا جاتا ہی۔ کہ ہائے ہندوستانیوں کا خیر خواہ گذر گیا۔ لیکن کسی نے اس بات پر افسوس نہ کیا کہ ایسے لوگوں کا موت کیوقت کیسا تاریک خیال اور مایوس حال ہوگا جو دنیا میں بے اُمید و بے خدا اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اکثر اہل دنیا کا یہہ خیال و خاصہ ہی کہ خواہ کوئی ملحد ہو یا کیسا ہی فاسق و فاجر و بیدین ہو لیکن ہمارے مطلب کی بات میں ہمارا حامی و موئد ہو تو وہ ایسا اچھا ہی کہ دُنیا میں اُسکے برابر کوئی نہیں۔ چنانچہ کوہ نور کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ "کس شخص کو یہہ نصیب ہوا کہ اُسکی بیماری میں گرجا گھروں شوالوں اور مسجدوں میں دعائیں مانگی جاویں"۔

---

* ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہی اس حساب سے یہودیوں کا شمار تمام دُنیا میں ستر لاکھ سے کچھ زیادہ ہی*

لامذہب تھا مگر ہزاروں مذہب والوں سے اچھا تھا۔ وہ ملحد تھا مگر واقعی باخدا تھا" ہم بڑے حیران ہیں کہ یہہ اجتماع ضدین "ملحد و باخدا" کس منطق سے نامہ نگار نے لکھا ہو۔ شوالوں اور مسجدوں میں اُنکے لئے دعائیں مانگی گئی ہونگی۔ لیکن اگر کسی گرجا میں دُعا مانگی بھی گئی ہو تو ضرور یوں مانگی گئی ہوگی کہ خدا اُنکو صحت جسمانی کے ساتھ صحت روحانی بھی عنایت کرے اور اُنکی روح کی آنکھوں کو کھولے کہ وہ خداے واجب الوجود کی ہستی کے قایل و معتقد ہوں۔ جو شخص قایل خدا نہ ہو اور خدا سے محبت نہ رکھے وہ انسان سے کیا محبت رکھ سکتا ہو۔ ہماری سمجھ میں یہہ بھی شہرت حاصل کرنیکا ایک ڈھنگ تھا ورنہ خیر صلاح۔ خداوند ایسے لوگوں کی محبت و اثر سے ہندوستان کو محفوظ رکھے +

اگرچہ گذشتہ ہفتے کے پرچہ میں بصفحہ ایڈیٹوریل اس امر کا ذکر کرکے کہ مشن سکولوں کے ہندو اور عیسائی معلموں کی نسبت کئی صاحبوں کے مضامین براے اندراج اخبار ہمارے پاس آئے ہیں لیکن چونکہ سبھوں کا منشا بالاتفاق یہہ ہو کہ ہندو معلم عیسائی معلموں سے کسی صورت میں بہتر نہیں ٹھہر سکتے لہٰذا سبھوں کا درج کرنا ضرور نہ جانکر صرف راجپوتانہ کے بابو ہرشنکر صاحب کا مضمون درج کرکے اس بحث کو ختم کرتے ہیں چاہتے تھے کہ بحث طول نہ پکڑے لیکن چونکہ تجربہ کار صاحب نے اُن سب تحریرات کو جو اُنکی راے کے جواب میں شایع ہوئیں پڑھ کے ایک مُدلّل مضمون امر متنازعہ فیہ میں ہمارے پاس بھیجکر درخواست کی ہو کہ وہ ضرور شایع کیا جائے لہٰذا ہم بھی تجربہ کار صاحب کا خط بصیغہ مراسلات درج کرتے ہیں اور اگر آیندہ کوئی صاحب اسپر کچھ لکھینگے اور اُنکا مضمون قابل پسند ہوگا تو ہم دو ایک مضامین اس امر کے متعلق آیندہ بھی درج اخبار کرینگے +

بعض صاحبوں کیطرف سے شکایت سنی جاتی کہ اُنکا مضمون مرسلہ کیوں شایع نہیں ہوا مضمون واپس بھیجدو ہم اُن سبھوں کی خدمت میں جو نور افشاں میں درج ہونیکے لئے کسی طرح کا مضمون یا غزل وغیرہ بھیجتے ہیں باادب ملتمس ہیں کہ جو مضمون وغیرہ ایڈیٹر کو زیادہ تر مفید معلوم نہ ہوگا یا غزل وغیرہ جو موزوں نہ ہوگی درج اخبار نہ کیا جائیگا۔ اور نہ واپس ہوگا۔ اچھے اور مفید مضمون نثر و نظم کو خواہ دیر میں (کیونکہ نمبروں کے مطابق درج ہوتے ہیں) شایع کریں لیکن ضرور شایع کرینگے +

عہد جدید کی صحت کا بیان

ہم اس قدیم زمانہ ۱۵۰ء میں صرف دو بدعتی معلموں کی گواہی پیش کرتے ہیں۔ پہلا گواہ جسکو ہم طلب کرتے ہیں مارسیّن ہو۔ یہہ شخص پنطس میں جو ایشیاے کوچک کے شمال میں ہی پیدا ہوا اور اُس اطراف کے سنوپی شہر کے بشپ کا بیٹا تھا۔ وہ قریب ۱۰۰ء کے پیدا ہوا اور بعد ازاں روم کو چلا گیا جہاں وہ ۱۴۰ء کے قریب بدعتیوں کا ایک مشہور پیشوا گنا گیا۔ ہمارے عہد جدید کی نسبت اُسکی کیا گواہی ہو؟ ہم مختلف چشموں سے بہترین گواہی پر معلوم کرتے ہیں کہ اُسنے لوقا کی مختصر کردہ انجیل اور پولوس کے پہلے دس خطوں کو یقیناً قبول کیا تھا۔ لیکن اُسکے خلاف بڑے الزاموں میں سے ایک خاص الزام یہہ تھا کہ اُسنے بعض مقدس کتابوں کو جنہیں کلیسیا نے مستند مانا کاٹ کوٹ اور نامنظور کیا تھا۔ اُن کتابوں کے ماسوا جو اُسنے یقیناً قبول کیں وہ دوسری تین انجیلوں اور مکاشفات کی اُنکی تردید کرنے سے صاف اُنکی موجودگی پر گواہی دیتا ہو۔ یوں کہیں کہ مارسیّن بدعتی نے ۱۴۰ء کے قریب ہمارے موجودہ عہد جدید کی تین چوتھائی کی صریح گواہی دی ہو اور یہہ گواہی پنطس اور یقیناً روم اور کیتھولک کلیسیا کے درمیانی ملکوں کے لئے لایق قدر ٹھہرتی ہو +

ہم ایک اور زیادہ قدیم بدعتی گواہ کو طلب کرتے ہیں۔ اُسکا نام باسیلیڈس ہو اور اُسکی زندگی کا خاص زمانہ مصر میں صرف ہوا معلوم ہوتا ہو۔ وہ قریب ۱۲۰ء کے مشہور ہوا اور بلاشک کئی برس رسولی زمانہ میں رہا۔ اُسکی تصنیفات کے بعض قلیل اجزا جنکو آباے سابقین نے اپنی کتابوں میں اُسکی رایوں کی تردید کے لئے لکھا اقتباسوں کی صورت میں ہم تک پہنچے ہیں۔ اُسنے اپنی رایوں کو سہارا دینے کے لئے عہد جدید سے سند لینے کی کوشش کی اور اُسنے بارہا اُس سے اقتباس کیا اور اُسکو پاک نوشتہ کہا۔ ہم اُن اجزا و حوالوں سے جو ابتک ہمارے پاس ہیں صاف ثبوت رکھتے ہیں کہ اُسنے کم سے کم متی لوقا اور یوحنا کی انجیلوں۔ رومیوں پہلے اور دوسرے قرنتیوں۔ افسیوں قلسیوں اور پہلے پطرس کے خطوط کو قبول کیا تھا جو کہ یقیناً ہمارے موجودہ عہد جدید کا ایک نصف سے زیادہ ہو۔ البتہ دم بھر کے لئے یہہ نتیجہ نہیں نکالا جاتا ہو کہ اس وجہ سے کہ اُسکی قلیل باقیات میں جو موجود ہیں دیگر کتابوں کا اشارہ نہیں کیا گیا لہٰذا وے موجود نہ تھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ قدیم بدعتی ہماری مقدس کتابوں کے لئے نہایت بھاری گواہی دیتا ہو اور یہہ گواہی ایسے شخص کی ہو جو نہ صرف کلیسیا کے احاطہ سے باہر تھا لیکن جسکی زندگی واپس رسولی زمانہ تک پہنچتی ہو +

ان سب باتوں کا نتیجہ ایک زور آور نتیجہ ہی۔ وہ یہہ معنی رکھتا ہو کہ عیسائی نوشتے ایسی مضبوطی سے ثابت کئے گئے تھے اور ایسے بوسعت مقبول تھے اور اُن گواہی سے جسپر اُسوقت رد و بدل نہیں ہو سکتی تھی ایسے بخوبی مستند اور صحیح تھے کہ بدعتیوں نے بھی بمجبوری اُنہیں قبول کیا اور اُنہیں پر اپنی تعلیموں کی بنیاد ڈالنے کی کوشش کی۔ ہم بخوبی یقین کرسکتے ہیں کہ اگر وے اُنکو جعلی جانتے تو وے ایک مختلف طریق پر چلتے تاکہ اُنکا جعلی ہونا ظاہر کریں۔ لیکن جہانتک ہمکو علم ہو مارسیّن نے بھی اُنکے جعلی ہونیکا دعوی نہیں کیا لیکن صرف اس لئے کہ اُسکی راے میں وے زیادہ یہودیانہ اور ایکطرفہ

تھیں۔ اُنسے بعض کتابوں کو نامنظور کیا۔ اسلئے ہم آئرینیوس کے ایک قول کو جو اُنکی ایک بڑی تصنیف خلاف بدعت میں ہے کل عہد جدید سے منسوب کر سکتے ہیں۔ یعنی اناجیل کی نسبت ایسا پڑا یقین ہے کہ خود بدعتی لوگ بھی اُنکی گواہی دیتے ہیں اور اُنمیں سے ہر ایک اُنہیں انجیلوں سے شروع کرتا اور اپنی تعلیم کی بنیاد اُنہیں پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے ✦ (باقی پھر)

مُراسلا

ہندو و مسلمان معلم مشن اسکول بمقابلہ عیسائی معلم

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

مجھکو ضرورت نہیں ہے کہ کسی بھائی کے ساتھ بحث کر کے ناحق وقت ضایع کروں اور آپکو تکلیف دوں اور کسی کو کچھ فایدہ نہ ہو۔ میرا مطلب صرف یہہ ہے کہ جو نقص اپنے بھائیوں میں ہوں وہ بھی ہر کسی میں نہیں بلکہ بعضوں میں۔ جیسا کہ ۱۲ جنوری کے پرچہ میں لکھا گیا۔ ظاہر کروں تاکہ وہ اپنی غلطیوں اور خشنودی اور نازیبا عادتوں سے پرہیز کریں۔ ۵ فروری کے پرچہ میں دو مضمون میری تحریر کے خلاف درج ہوئے۔ اُنکی تحریر صرف اس لفظ پر ختم ہوئی کہ عیسائی معلم خوشامدی نہیں ہندو خوشامدی ہیں۔ اکثر بھائیوں کو ایسا ہی کہتے سنا ہے نہیں چاہتے کہ اپنے عیبوں کو دیکھیں اور اُنکی اصلاح کریں یہی بات بری معلوم ہوتی ہے۔ مگر اُسکا نتیجہ آخر کو فائدہ مند ہے۔ کیا خوشامد فرمانبرداری اور ادب کو کہتے ہیں؟ کیا ہیڈ ماسٹر عیسائی ڈالی طلب کرتے ہیں؟ ایسے معزز عہدہ دار عیسائی ہو کر ایسے کام کرتے ہیں تو وہی بات اُنکی کہ عیسائی معلم کیسے ہیں

تاہم اگر کوئی کیسا ہی کیوں نہ ہو یہہ اُن بے ادبیوں اور نافرمانبرداری و بداخلاقی اور بےشعوری اور کمزوریوں کیواسطے تربیت کی دلیل نہیں ہے بلکہ اُنہیں وہی طریق اختیار کرنا چاہئیے جو کتاب مقدس میں فرمایا ہے جیسا کہ رومیوں کے ۱۳ باب کی ایک سے ۳-۲ آیت تک جو حکم دیا گیا کیا وہ خوشامد ہے؟ ۔ اور اِفسیوں کے ۶ باب کی ۱ و ۲۔ آیت میں لکھا ہے۔ اِفسیوں ۶ باب کی پہلی آیت۔ ۱ پطرس کا ۲ باب ۳۔ آیت سے ۱۷ تک جو لکھا ہے کیا خوشامد ہے؟ ✦

پھر دیکھو کہ اسرائیل نے اپنے بیٹوں کے ہمراہ جو میوہ کی ڈالی مصر کے وزیر کے پاس بھیجی تھی۔ شاید خوشامد ہوگی۔ ہاں بوڑھے باپ نے جو تجربہ کار تھا دنیا سازی کی ہوگی کہ جس سے اُسکے بیٹوں کے ساتھ مصر کا وزیر محبت سے پیش آوے اور خاطرخواہ عنایت فرماوے اور بیٹے کو رہا کرے شاید یہہ ڈالی زمانہ حال کے جوانوں اور لڑکوں کو پسند نہیں ہوگی جیسے کہ ہندوستان کے اکثر اخبارنویس رشک اور تعصب کی وجہ سے سرکار انگریزی کو ڈالیاں نذر کرنے سے روکنا چاہتے ہیں ہاں بھول گیا یہہ بوڑھے کا تجربہ اُسوقت مفید پڑا ہوگا کیونکہ مصر کی قوم دوسری اور اسرئیل دوسری۔ مگر جو لوگ ادب و فرمانبرداری تواضع اور تکریم کا نام خوشامد رکھتے ہیں یہہ تو صاحب بہادر ہو گئے ہونگے؟ سو بھی غلط کیونکہ صاحب لوگ ایسے مؤدب ہوتے ہیں کہ باہر و شاید دیکھو ملٹری افسروں اور ماتحتوں میں کیسے برتاؤ ہیں۔ سیول اور دیگر محکموں میں کیسا برتاؤ ہوتا ہے۔ کیا یہہ سب خوشامد کرتے ہیں؟ اے عیسائی بھائیو اس لفظ کو ہرگز استعمال میں نہ لاؤ۔ بلکہ مندرجہ بالا کلام مقدس کی آیتوں پر عمل کرو اور خوش نصیبی حاصل کرو جو لوگ خوشامد لفظ کو بار بار اپنے مُنہہ پر لاتے ہیں وہ تمہاری بھلائی و بہبودی کے روکنے والے ہیں۔ عیسائی والدین و صاحبان مشنری و دیگر صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کی تربیت میں ویسی ہی ترقی اور کوشش کریں جیسی کہ بائبل مقدس کی تعلیم میں ہوتی ہے۔ کیونکہ بغیر تربیت کے تمہاری جماعت کسندہ و ناآرائش رہتی ہے۔ تربیت تہذیب اخلاق مذہب کا ایک عضو ہے جسکو زمانہ حال کے نوجوان سمجھ نہیں سکتے ہیں ✦

دوسرے جو تحریر کیا کہ تمام ہندو معلم خوشامدی ریاکار ہیں۔ صاحب لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ واہ حضرت خداوند کے کلام پر آپکی یہہ اُمید ہے۔ واضح ہو کہ پنجاب۔ روہیلکھنڈ اودھ۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ گجرات۔ راجپوتانہ میں کسقدر ہندو و مسلمان معلم مشن سکولوں میں اب تک عیسائی ہو چکے ہیں۔ کیا آپنے نہیں سُنا؟ اُنمیں سے کتنے نگہبان کلیسا یا عیسائی اُستاد یا مناد و پریچر ہیں جو پہلے ہندو یا مسلمان تھے کیا اب وہ ریاکار ہیں؟ میں کتنے ہی بتلا سکتا ہوں جو پہلے معلم غیر مذہب تھے لیکن اُنکے دل پر خداوند کی محبت اثر کر گئی اُنہوں نے کچھ عرصہ تک اپنے کو پوشیدہ رکھا اور آخر کو خداوند کے نام کو ظاہر قبول کیا اور بپتسما پایا۔ کیا آپ لوگ نقودیمس کے بیان کو نہیں پڑھتے ہو؟ اسی قیاس پر خیال نہیں کر سکتے کہ بہت لوگ ایسے موجود ہیں۔ خداوند کا کلام اور ایمانداروں کی دُعا اپنا اثر کر رہی ہے۔ کیا ہم لوگ ایسی اُمیدیں نہ رکھیں؟ کیا آپ لوگ ہماری اُمیدیں توڑتے ہیں؟ ایک طرف خدا کا کلام دوسری طرف آپکی نااُمیدی۔ پس اے بھائیو ہوشیار رہو اور اُمید رکھو تمہارے کام کا پھل ایک پوشیدہ خزانہ کے مانند ہے جو زمین میں گڑا ہو وہ ایک دن ظاہر ہوگا۔ ہمکو مناسب نہیں کہ نااُمید ہوں ✦

ہندو و مسلمان معلم کہ جنکے شامل کوئی ریاکار بھی ہوگا تو بھی سب ریاکار نہیں۔ کیونکہ بار بار اُنہیں سے پھل ملا ہے جیسے ہندو و مسلمان طالب علم مشن سے فایدہ حاصل کرتے ہیں ویسے ہی ہندو و مسلمان معلم اُستاد ہو کر فایدہ پاتے ہیں جیسے طالبعلموں سے ہماری اُمید ہے ویسی ہی اُمید ہماری غیر مذہب اُستادوں سے ہے۔ اگر کوئی دو ایک سب کے شامل ہیں تو خبردار رہو البتہ ہو

کہ تم سب کے شامل اچھے بھی دکھاؤ پھینکو او مائی پیارے ہندو و مسلمان معلمو جو مشن سکولوں میں تعلیم دیتے ہو اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح کب اپنے کو ظاہر کروگے؟ - تمہاری طرف بدگمانی ہو کر رہا کار ہیں - اب جلد اپنے کو ظاہر کرو خداوند سے دُعا مانگو کہ وہ تمہاری مدد کرے +

تیسرے اندھے کی نظیر کہ اُسنے یہودیوں سے کہا کہ میں صرف ایک بات جانتا ہوں +

خداوند نے اُس اندھے کو برکت بخشی تھی اور اپنی گواہی کیواسطے اسکو چن لیا تھا گرچہ بہا جھوٹ اندھا ہو وہ کیا گواہی دیگا - خداوند نے ایسوں کو کہا فرمایا کہ یہہ لوگ ہونٹوں سے میری تعریف کرتے ہیں لیکن اُن کا دل مجھ سے دور ہے - اور دیکھو متی کا ۱۵ باب ۱ سے ۹ - آیت تک ای بھائیو کیا آپ لوگوں نے سیکڑوں صاحبان انگریزوں کی زبانی نہیں سُنا کہ ہندوستان میں بہت لوگ ہیں جو صرف نام کے عیسائی ہیں - اگرچہ یہہ ہر مذہب کے لوگوں میں ایسا ہے مگر خداوند کے روبرو سچا عیسائی کامل دیندار پسند ہوتا ہے اسکا سچا گواہ وہی ہو سکتا ہے - تو بھی خداوند کا شکر ہو کہ بہت ہیں جو سچے دیندار عیسائی ہیں میں سب پر الزام نہیں لگاتا اور نہ لگاؤنگا - مگر ہاں تربیت کی نسبت تو ضرور زور دینا چاہتا ہوں کہ جس سے پیارے عیسائی بھائیوں میں کسی چیز کی کمی نہ ہو - تربیت ایک ایسی نعمت ہے کہ انہیں اُنکی خوش نصیبی ہو +

چوتھے کہ کیا والدہ نے جنتے ہی پھینک دیا - ہاں ایسا بھی ہو تو کیا تعجب کیونکہ ایک شخص گداگری پر اوقات بسر کرتا تھا - جب کسی نے پوچھا کہ تمہارے فرزند کسقدر ہیں اُسنے مبالغہ سے کہا کہ بیشمار جب پوچھا کہ انکا حال ایسا کیوں ہے جواب خاموشی اب انصاف کریں کہ یہہ کیونکر ہوا صرف تربیت کا نہ ہونا تھا - خلاق کا یہہ حال ہے کہ میرے ایک دوست پہاڑ سے دہلی آئے - ارادہ کیا کہ کسی عیسائی بھائی کے گھر پر چلیں جب دروازہ پر گئے ایک بوڑھی ماں اور اُسکے ایک جوان لڑکے نے ایسا دھکا دیا کہ بیچارہ دوسرائے میں چپ چاپ آ ٹھہرے - ایسی نظیریں اور بھی سیکڑوں بتلا سکتا ہوں - ایسے ہی ایک اور حضرت کا حال جو دخل در معقولات ہر معاملہ میں کرتے تھے چند بچوں کو دین دُنیا سے کھو کر اب حیدر آباد کیطرف تشریف لیگئے ہیں - اسیطرح ایک بد اخلاق بھائی کے وسیلے دوسرے بھائی کی سردی اور بھوک سے جان ہی گئی +

پانچویں ڈالی مانگنے والا ہیڈ ماسٹر اُسکا لکھنے والا نہیں ہے - بلکہ وہ خیال جو تحریر ہوا تھا ایک دیندار تجربہ کار یورپین کا خیال تھا جو کسی کی ڈالی کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے - بلکہ تمام ہندوستانی عیسائیوں کے خیر خواہ ہیں - مناسب ہے کہ کوئی کسی کی بیشعوری پوشیدہ کرنے کو خوشامد لفظ کے پردہ میں نہ ڈالیں ایسے لفظوں کو بار بار منہہ پر لانا لڑکوں کا کام ہے جو صرف بدنصیبی کا ذریعہ ہے اور بس +

راقم آپ کا خادم
وہی تجربہ کار - راجپوتانہ

جنڈیالہ

تھوڑے دن ہوئے کہ ناظرین نور افشاں کو ہم نے تلایا تھا کہ جنڈیالہ کے متعلق کئی ایک مشن سکول ہیں ایسے سکولوں میں سے ایک سکول موضع الکل گڈا میں تھا وہاں کے طالب علموں میں سے دو جوانوں کو اس بات کا شوق ہوا کہ سچے مذہب کی تلاش کریں - کچھ مدت کی تلاش کے بعد ایک محمدی جوان نظام الدین نامی نے پچھلی سنی ۱۸۹۰ء میں مسیحی دین کو قبول کیا - اور دوسرا جوان خیر الدین جو پیچھے رہگیا وہ بھی ۳ ماہ حال (۳ جنوری ۱۸۹۱ء) کو پادری ویڈ صاحب کے ہاتھ سے مسیح کی کلیسا کے ساتھ پیوند کیا گیا +

ان سکولوں میں غیر قوم طالب علم اور غیر قوم ہی اُستاد ہیں جب سے کہ یہہ سکول قایم ہوئے (غالباً) یہہ جو ۲۵ برس سے ہیں - ان سکولوں کے بارہ میں اکثر صاحبان کی رائے ہے کہ مشن سکولوں سے کچھ فایدہ نہیں - اور کہ مشن کا روپیہ بیفایدہ ضایع ہوتا ہے - اسلئے مشن سکولوں کو بند کرکے اگر مناد مقرر کر دیئے جاویں تو فایدہ ہوگا +

افسوس کہ ہم اس رائے کے برخلاف ہیں اور یہہ بات بالکل درست نہیں معلوم ہوتی کہ مشن کے کام کی ایک شاخ توڑکے دوسری میں ملائی جاوے - جسطرح پورا بدن ہونے کے واسطے سر اور پانوں دونوں کا ہونا ضرور ہے اسیطرح سے مناد اور سکول دونوں کا ہونا مفید معلوم ہوتا ہے +

اس بات میں کچھ شک نہیں کہ جسقدر مشن سکولوں سے فائدہ ہونا چاہئے یا جسقدر انسے فائدہ کی اُمید تھی وہ ابتک عام طور پر خیال کرنے سے پوری نہیں ہوئی - پر برخلاف اسکے جب ہم بعض یا اکثر منادوں کیطرف خیال کرتے ہیں تو انکے کام کا نتیجہ برسوں تک کی کوشش کا کچھ نہیں آتا شاید یہہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ بعض لوگوں نے اپنی تمام زندگی میں خداوند کے واسطے کام کیا پر تو بھی کوئی پھل نہ دیکھا +

نارووال کے نام سے بہت سے ناظرین واقف ہیں وہاں کے مشن سکول کے وسیلے مسیحی دین کی وہ ترقی ہوئی کہ شاید پنجاب کے اور کسی مشن سکول کے وسیلے نہ ہوئی ہوگی نارووال سکول کے فرزند اسوقت پنجاب میں جگہہ بجگہہ اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں کیا مشن سکولوں کے وسیلے سے یہہ ترقی نہیں ہوئی؟ +

ہمیں پورا یقین ہے کہ خداوند کے چنے ہوؤں کے بغیر کوئی مسیح کے پاس نہیں آسکتا پر جو آتا ہے بغیر کسی وسیلے کے نہیں آتا - ہمارے خیال میں پولوس رسول کے اس قول کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے کہ مسیح کے نام کی منادی ہوتی ہے خواہ کسی طرح سے ہو - سے روکنا ضرور نہیں کیونکہ جو کام خداوند کی مرضی سے ہوتا ہے وہ ضرور قایم رہیگا - پر جو اُسکی مرضی

کے خلاف ہے وہ ضرور خود بخود برباد ہو جائیگا۔ چاہیے کہ سنڈے اور سکول والے سب مل کے شیطان کے ہتھیاروں کو توڑیں اور حضرت یوحنا کیطرح مسیح خداوند کیواسطے راہ تیار کریں۔ ہر ایک بیج کو بووے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ کونسا پھل لاویگا۔ یہہ یا وہ یا دونوں کے دونوں ✦

راقم۔ نارووالیہ۔

مہم سیرانزئی علاقہ کوہاٹ

عرصہ ایک دو سال سے سرحد کوہاٹ پر جو ۲۰ سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے اکثر اقوام رابعہ خیل۔ اخیل۔ بشتی وغیرہ لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ پولیٹیکل طور پر انکو بہت سمجھایا گیا اور جو جرمانہ انکی ڈکیتیوں وغیرہ کے عوض میں ہوا تھا اسکے ادا کرنے کو کئی دفعہ کہا گیا بہتوں نے ادا کیا۔ لیکن چند بدمعاش جنکا سردار محمد دین ہے جرمانہ دینے سے انکاری ہوئے۔ اسواسطے گورنمنٹ نے جرمانہ وصول کرنے اور بدمعاشوں کی سرکوبی کے لئے ایک مہم تیار کی جو جرنیل لاک ہارٹ صاحب کے نیچے مفصلہ ذیل تاریخوں پر کوہاٹ سے روانہ ہوئی کالم نمبر ۱۔ ۱۴ جنوری ۱۸۹۱ء بسمت توغ۔ اور کالم نمبر ۲۔ ۱۵ جنوری ۱۸۹۱ء بسمت ہنگو۔ اور کالم نمبر ۳۔ ۲۲ جنوری ۱۸۹۱ء بسمت شاہ خیل (مفسدوں کیطرف جانیکے بھی تین راستے پہاڑ کے تھے) ✦

۱۵ جنوری کی رات سے بارش شروع ہوئی۔ ۱۷ کی شام تک برابر بارش شروع رہی۔ رات کو دو گھنٹہ سے زیادہ برف گری۔ چار پانچ یوم تک متصل کے پہاڑ سب برف سے سفید رہے ✦

کالم نمبر ۲۔ ۱۹ جنوری ۱۸۹۱ء توغ (جو کوہاٹ سے ۲۶ میل فاصلہ پر ہے) پہنچا جہاں سے پہاڑ پر چڑھنا تھا۔ پہاڑ کا راستہ بالکل ٹوٹا ہوا تھا اسواسطے ۲۵ تاریخ تک سڑکیں تیار ہوتی رہیں۔ ۲۵ کی شام کو در بند علاقہ غیر میں جو توغ سے جانب شمال ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کالم نمبر ۲ پہنچا اور اسیدان کالم نمبر ۱ و نمبر ۳ شاہ خیل و ہنگو سے پہاڑ میں چڑھ گئے ۲۷ تاریخ کو تینوں کالم متفرق دروں سے گشت کرتے ہوئے سماناہ (سمانا کا پہاڑ باغیوں کا مسکن ہے) پہلے تو مخبروں کی زبانی بہت کچھ سنا کہ بہت لوگ غازی ہونیکو تیار ہیں اور انکو مولوی غازی ہونے کو اکسا رہے ہیں۔ لیکن جب پہاڑ میں پہنچے تو ایک آدمی بھی لڑنے کو نہ دیکھا۔ دو چار گاؤں جو خالی تھے جلا دیئے گئے۔ اب سنتے ہیں کہ ۲ فروری تک مفسدوں نے جرمانہ ادا کرنے کا اقرار کیا ہے۔ اگر جرمانہ وصول ہونے میں کسیطرح کی تاخیر ہوئی تو شاید باغیوں کے پیچھے جاویں۔ جو اپنے مکان چھوڑ کر علاقہ خوست وغیرہ کیطرف چلے گئے ہیں۔ غالباً ایک ہفتہ زیادہ لگے ✦

اس ادنیٰ سی مہم پر سرکار کا بہت کچھ خرچ ہوا ایک ملازم کو عشہ سے ۱۲ روپیہ تک کے گرم کپڑے عطا ہوئے اور ہر روز رسد مفت۔ افسوس اس چھوٹی سی لڑائی میں کمسرئٹ کے گماشتے اپنے معمولی ہتھکنڈوں سے باز نہ آئے۔ آٹا۔ دال میں جو کچھ ملا سکتے تھے کیا۔ لیکن کمبختوں نے روغن زرد کے بجائے کئی من مٹی کے بھر کر روانہ کردے۔ دیکھا چاہیے آخر میں کیا سزا پاتے ہیں۔ صحت بہت عمدہ ہے تا حال کسیطرح کی لڑائی نہیں ہوئی ✦ (باقی آئندہ)

راقم ایک سچا نامہ نگار

انتخاب اخبار

خبر ہے کہ مہاراجہ اندور کی بدانتظامی کی شکایتوں پر پارلیمنٹ انگلستان میں سوال و جواب کئے گئے۔ گورنمنٹ کیطرف سے کہا گیا ہے کہ بدانتظامی کی شکایتیں ضرور پہنچی ہیں جو مہاراجہ کے حق میں مضرت بخش ہیں لیکن ساتھ ہی اسکے یہہ بھی بیان کیا گیا کہ بالفعل گورنمنٹ نہیں چاہتی کہ ان شکایات کی وجہ سے انکی ریاست میں دست اندازی کی جائے ✦

تہذیب لکھنؤ ناقل ہے کہ اس دور میں اردو زبان کے متعلق جتنی ترمیمیں ہوئیں اُن سب سے زیادہ مزے کی ترمیم وہ ہے جو محکمہ مردم شماری نے کی۔ یعنی تذکیر و تانیث کا فرق ہی اٹھا دیا۔ عورت کی شان میں لکھا جاتا ہے "بیاہا" اور "سیکھتا ہے"۔ پھر اسکے ساتھ تاکید ہے کہ خبردار بیاہی سیکھتی نہ لکھنا ورنہ ملزم ٹھہرو گے۔ اور "سیکھتا ہے" کے معنی ہیں "پڑھتا ہے"۔ یہہ ایسی زبان ہے کہ اُردو دانوں کی سمجھ میں مشکل سے آئیگی ✦

کلکتہ کی پولیس کورٹ میں ایک دھوبی پر مقدمہ قایم ہوا کہ وہ ایک لنگڑے بیل سے کام لیتا اور اسپر بہت زیادہ بوجھ لادتا ہے۔ بوجھا عدالت میں وزن کیا گیا اور ایک من ۳۰ سیر نکلا۔ عدالت نے دھوبی کو مجرم گردانا اور اسپر دو روپیہ جرمانہ کیا۔ اور یہہ حکم دیا کہ اس بیل سے کام مت لو جبتک وہ اپنے لنگڑے پن سے بالکل اچھا نہ ہو جائے اگر وہ اُس سے کام لیگا تو اُسکے ساتھ سخت برتاؤ کیا جائیگا ✦

بقول اخبار عام ایک اخبار کے ایک مسلمان نامہ نگار صاحب متاسف ہیں کہ قحط حجاز میں ہندوستان سے چندہ کم گیا۔ حیدرآباد سے ۲۵ ہزار اور رامپور سے ۳۰ ہزار گیا۔ اسپر صاحب اودھ پنچ لکھتے ہیں کہ۔ بیشک قحط زدگان کی مصیبت میں مدد کرنا تو انسانی ہمدردی اور اخوت اسلامی کا فرض ہے۔ مگر ہندوستان والے سوا دینے کے پانا تو جانتے ہی نہیں۔ خود جائیں تو چڑھا آئیں۔ گھر میں بیٹھیں تو ترکی۔ عربی۔ ایرانی۔ کابلی۔ تمام بلاد اسلامی کے سیاح آکر وصول کرلے جائیں اور جب مصیبت کا وقت ہندوستان پر پڑ جائے تو نہ سلطان صاحب ہی پوچھیں نہ شاہ کج کلاہ عنایت

یاد کریں نہ خدیو صاحب امداد فرمائیں نہ امیر صاحب اعانت کریں۔ پس ہندوستان والے ہر وقت کہاں کہاں اپنی جانیں لڑائیں؟ روم و روس لڑیں تو ہندوستان والے چندہ بھیجیں۔ کہیں قحط پڑے تو اپنا پیٹ کاٹ کے دیں۔ مگر یہاں کتنی ہی مصیبت کا سامنا ہو ایک کوڑی سے بھی کوئی مسلمان بھائی انکی مدد نہ کریں*

مخزن مسیحی لکھتا ہے کہ بمقام رواہیور میں ایک مینوڈی برہمن نے پادری ٹی کے۔ ای۔ ٹی صاحب کے ہاتھ سے بپتسما پایا۔ مصطبغ موصوف چند برس تک مدراس ٹیمس کے متعلق رپورٹر کا کام کرتے تھے۔ بعد ازاں کچھ عرصہ تک اخبار دلیشرن اسٹار کے ایڈیٹر رہے۔ ان تعلقات سے انکی لیاقت عیاں ہے وہ مشن کی اعانت کے حاجتمند نہیں۔ انکا ارادہ ہے کہ آزیری واعظ ہو کر انجیل کی خوشخبری سناویں اور مسیح کی خدمت میں اپنی زندگی اور لیاقت صرف کریں*

کراچی کے سُنیوں اور شیعوں میں جو ایک مدت سے نزاع واقع تھا کہ جمعہ و عیدین کے خطبہ میں سلطان روم کا نام لیا جائے یا شاہ ایران کا وہ اب عاید فریقین نے باہمی رضامندی سے طے کیا کہ دونوں کا نام خطبہ میں لیا جائے۔ ابھی یہہ دریافت نہیں ہوا کہ السبقت کا حق کسکو حاصل رہا۔ کشف الاخبار بمبئی نمبر ۱۰ جلد ۳۰ جسمیں خبر مذکور درج ہے مجمل تصفیہ کی خبر دیتا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ خبر مذکورہ کہاں تک صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو دونوں کا نام لیا جانا کس مذہب کے موافق ہے اور کس حکم سے اس فیصلہ کا استنباط کیا گیا ہے۔ بلکہ ہمیں آجتک یہہ بھی دریافت نہ ہوا۔ کہ سلطان المعظم یا شاہ کج کلاہ ایران کو ہندوستان کے اہل اسلام سے شیعہ ہوں یا سُنی مقلد ہوں یا غیر مقلد کس قسم کے تعلقات ہیں اور خطبہ میں انکا نام لیا جانا کس اعتبار سے امر ضروری مانا گیا ہے۔ اور ہندوستان پر عموماً یا خصوصاً ان دونوں بادشاہوں کو شاہانہ اختیارات کیونکر حاصل ہیں۔ اور کس وقت ان سلاطین عظام نے ہندوستان کے کسی خاص یا عام فریق کی مصیبت کیوقت حاکمانہ یا صرف مسلمانہ اعانت یا دستگیری فرمائی ہے یا آیندہ کیواسطے کوئی وعدہ کیا ہے۔ مذہب کی وقعت اب حد سے بڑھ گئی ہے۔ اور مذہب کی وقعت خلایق کی نظروں میں گویا باقی نہیں رہی۔ ورنہ یہہ نہ ہوتا کہ جس حکم کو چاہا بدل ڈالا* پنجاب اخبار

تھوڑا عرصہ گذرا کہ شہر نیویارک میں سنگاپور سے دو پشمدار چھوٹے ہاتھی آئے ہیں جو قبل ازیں اس ملک میں لوگوں نے نہ دیکھے تھے۔ انمیں بڑا چھتیس انچ سے کچھ کم اونچا ہے اور چھوٹا ناقد میں چھبیس انچ ہے۔ خیال کیا گیا ہے کہ انکی عمر قریب چھ برس کی ہے۔ ان ہاتھیوں کی یہہ خصوصیت ہے کہ انکے تمام بدن پر گہری سیاہ پشم دو تین انچ لمبی ہے۔ اگرچہ اور ہاتھی بگڑ گئے لیکن حیرت ہے وے بلیک سونٹین سے گرم میدان میں باہر لائے گئے مر گئے قسم مذکور کے ہاتھی ابتک نامعلوم تھے اور بہت کم نیچرلسٹ لوگوں نے انکا ذکر کیا ہے*

اخبار رنگھ سہائے ناقل ہے کہ مسلمانوں کا یہہ بیان کہ ہم بھوکے غریب و مفلس ہیں گورنمنٹ ہماری امداد کرے خلاف واقعات ہے۔ ہم نے اکثر موقعہ دیکھا ہے کہ ذرہ ذرہ باتوں پر زر کثیر چندہ ہو جاتا ہے۔ بھوکا تو خود لاچار ہوتا ہے وہ چندہ کسطرح دیسکتا ہے۔ ہندوستان کے چندہ سے ورگذر اب لیورپول کے مسلمانوں کیواسطے چندہ ہو رہا ہے اور ہزار ہا روپیہ کی تجویز ہے۔ پس یہہ امر بدیہی ثبوت ہے کہ ہندوستان کے مسلمان مالا مال اور اہل دول ہیں۔ صرف مفلسی کا بہانہ گورنمنٹ کے پیش کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کو دکھلایا جاتا ہے کہ ہم مفلس اور غریب ہیں۔ میلے کچیلے کپڑے اور غلیظ حالت میں گورنمنٹ کو دکھلایا جاتا ہے۔ گھر جا کر ہانڈی دیکھو تو تھوڑا اندے روپیہ نمک لگایا جاتا ہے۔ پیٹ پھاڑ کر دیکھو تو ہزاروں مُرغے اور بکرے ہضم ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ کو انکی حکمت عملی میں نہ پھنسنا چاہئے اور عذر مفلسی کو سماعت نہ کرنا چاہئے۔ اگر مفلس ہوں تو لیورپول تک چندہ کس طرح کر سکیں اور ہمیشہ ہزار ہا مسلمان عرب میں حج کو کیونکر چلے جائیں۔ مفلسی محض بہانہ ہے*

روس میں یہودیوں کی ایذا رسانی ہنوز کم نہیں ہوئی ہے بلکہ بقصد ایذا پہنچانے کے لئے نئے قانون جاری کئے جاتے ہیں۔ نئے قانون کی رو سے اب کسی کو مجاز نہیں کہ یہودیوں کے ہاتھ کوئی ریاست یا ملکیت بیچے یا رہن رکھے۔ اور جو کوئی یہودی ملکیت یا ریاست رکھتا ہے وہ اُس سے ضبط کر لیجائیگی جو استحقاق اور وکالت یا کانداروں کو حاصل ہے یہودی وکلا و کاندار اُس سے محروم رہینگے۔ اور جو بھی اُن لوگوں کی کسیطرح مدد کریگا وہ مستوجب سزا ٹھہریگا*

لودیانہ مشن کی ۵۶ویں رپورٹ بابت ۱۸۹۰ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مشن میں ۱۹ ولایتی اور ۱۵ دیسی خادم الدین کام کرتے ہیں۔ ۷ لائسنشیئیٹ ہیں۔ اور ۵ طالب علم انجیلی خدمت کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ دو میڈیکل مشنری اور دو زنانہ میڈیکل مشنری ہیں۔ ۲ مستورات جمیل ۳۰ مرد اور ۱۸ عورتیں مسیحی مُحرر ہیں۔ ۲۳۲ اشخاص بذریعہ سرٹیفکٹ اور ۵۲ بذریعہ امتحان کلیسیاؤں میں شامل کئے گئے۔ شرکائے عشائے ربانی ۱۸۹ ہیں۔ کلیسیاؤں کا چندہ ۲۶۰۴ روپیہ ہوا۔ بورڈنگ سکولوں میں ۱۳۶ لڑکے اور ۹۷ لڑکیاں روزانہ سکولوں میں ۲۴۷۰ اور سنڈے سکولوں میں ۱۹۹۳ تعلیم پاتے ہیں*

مہر نیمروز لکھتا ہے کہ فی الحال مردم شماری کے مختلف حالات مشہور ہیں۔ اخیر حال ہمارے سُننا ہے کہ ضلع شاہ آباد میں ایک پرجوش شمار کنندہ نقشہ کے تمام خانے بھرنا چاہتا تھا لہذا اُسنے ایک بقال کے ۱۰ مہینے کے بچہ کو پیشہ کے خانہ میں لکھا کہ ماں کا دودھ پیتا ہے*

اخبار عام ناقل ہے کہ مہاراجہ صاحب گوالیار کی تقریب شادی پر بیان کرتے ہیں کہ چالیس لاکھ روپیہ صرف کیا گیا۔ چار لاکھ کی آتشبازی پھونکی گئی۔ دس لاکھ طوائفوں کو دیڈالے گئے۔ تین لاکھ آرایش کے تختوں میں صرف ہوئے۔ دو لاکھ

کی بانات زمین پر بچھا دیگئی - ایک دالان باجے گاجے با ڈھول ڈھونڈوں پوں پوں میں صرف ہوئے وغیرہ وغیرہ - یہہ ایک ہندو رئیس کی فضول خرچی کا حال ہی - اب بھوپال کی جو ایک اسلامی ریاست ہو سنئے - خبر ہو کہ بتقریب بسم اللہ عزیز محمد خان طفل پنج سالہ جنکو سرکار عالیہ نے گود لیا ہو جشن شاہجہانی پر ہونیوالا ہو - باغ کی آرایش کا یہہ حال کہ سیکڑوں ہزاروں کاریگر ہر روز کام کرتے ہیں اور مخمل بانات اور زرق برق فرش فروش اور موتیوں کے شمعدان واروں کے علاوہ خاص خوبی اس محلسرائے کی یہہ ہو کہ جو کہیں کبھی سنی نہ ہوگی یعنی ہر ایک پتہ اور شاخ شاخ پر سونا اور چاندی چڑھایا جاتا ہو - جو خاص ایک شاہی شوق کی نشانی ہو - ورنہ اور کسکو یہہ نزاکتیں کب سوجھینگی اور کس میں قدرت ہو کہ انکو اسطرح پورا کرے - اس باغ میں یہہ جشن ہوگا - تمام ملازمین ڈیوڑھی خاص کو خلعت عطا ہونیکا حکم ہوگیا - جو ادنیٰ درجہ والوں کو دو سو سے کم نہ ملیگا اور اعلیٰ درجہ والوں کو دو ہزار تک - تمام بازاروں میں آتشبازی اور روشنی ہوگی ÷

اخبار عام بحوالہ سیول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہو کہ گورنمنٹ عالیہ کا برتاؤ امیر کابل کے ساتھ خلاف دانشمندانہ ہو - گورنمنٹ عالیہ کو اگر امیر کابل کے حالات کما حقہ معلوم ہوتے اور امیر صاحب کے خیالات سے اگر پوری واقفیت ہوتی تو وہ نہ تو امیر صاحب کو اپنا دوست سمجھتی اور نہ اُنکی دوستی کی پرواہ کرتی - اس اخبار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہو کہ گورنمنٹ عالیہ آنکھ کی اندھی اور گانٹھ کی پوری ہو - اور امیر صاحب اسکو دھوکہ دیکر ظاہر میں تو اپنا اُلو سیدھا کر رہے ہیں - اور باطن میں اسکی مخالفت کا بیج سرعت سے بو رہے ہیں - وہ لکھتا ہو کہ امیر کابل جس زور شور سے جنگی تیاریاں کر رہے ہیں اگر اُسکی درست اطلاع گورنمنٹ کو ہوتی تو وہ اُن سے ضرور جواب طلب کرتی کہ اس سے اُنکی کیا مراد ہو - اگر گورنمنٹ کو معلوم ہوتا کہ امیر صاحب کے دربار میں کیسی کیسی مخالفانہ گفتگوئیں ہوتی ہیں تو یقیناً گورنمنٹ دھوکے میں نہ رہتی اور کسی کارروائی کو اپنا فرض سمجھتی یہہ سچ ہو کہ کابل میں ایک ایجنسی قایم ہو لیکن اس ایجنسی کو بے خبر رکھنے کی جیسی کوششیں کی جاتی ہیں وہ ناگفتہ بہ ہیں - اور ان کوششوں سے اور بھی خرابی کا شبہ پیدا ہوتا ہو - رعایا کے کسی فرد بشر کو کیا مقدور ہو کہ وہ برٹش ایجنسی میں جاوے اور وہاں کوئی خبر سناوے ایجنٹ صاحب صبح و شام روٹی کھا چھوڑتے ہیں - اُنکو وہی خبر معلوم ہونے پاتی ہو جو امیر صاحب معلوم کرانی چاہتے ہیں ÷

جنرل بوتھ صاحب انگلستان میں غریبوں کی امداد کے لئے قریب ایک کروڑ روپیہ چندہ وصول کر رہے ہیں - آرچ ڈیکن فرر صاحب نے پانسو روپیہ اور ارل آف ڈربی نے دس ہزار روپیہ اور مارکوئس آف کوئنس بری نے ایک ہزار روپیہ دئیے ہیں - ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند نے بوتھ صاحب کی بڑی تعریف تو کی لیکن بقول کوکب ہند انہیں ایک جھنجی کوڑی بھی نہیں دی ÷

بنگلور کی عدالت میں ایک عجیب قسم کا مقدمہ ایک عورت کی جانب سے ایک مرد پر دایر ہوا ہو - عورت کا بیان ہو کہ ۱۲ برس ہوئے میری شادی اس مرد سے میسور میں ہوئی تھی - وہاں ہم دونوں باہم مدت تک زن و شوہر رہتے تھے - ایک روز یہہ میرا شوہر کسی میلہ میں گیا جب سے مفقود الخبر تھا - اب بنگلور میں ملا ہو تو مجھے اپنے شامل نہیں رکھتا - مرد کانوں پر ہاتھ رکھتا اور کہتا ہو میں اس عورت کو پہچانتا ہی نہیں کہ کون ہو - مقدمہ زیر تجویز ہو ÷

لاہور میں ایک محمدی نے عدالت میں دعویٰ کیا کہ میری شادی بچپن میں ہوئی اور اب سرکار میری جوان بی بی مجھے دلاوے - مدعا علیہ نے عذر کرکے کہا کہ میرے بھائی نے میری شادی نابالغی کی حالت میں مدعی کے ساتھ کردی تھی اسوجہ سے میں شادی کے قول و اقرار کی قایل نہیں - سرکار نے فریقین کا بیان سنکر فیصلہ کیا کہ مدعی کا دعویٰ مع خرچہ کے خارج ہو ÷

روس و ہندوستان کی آمدنی کا مقابلہ: - حال ایک نقشہ شایع کیا گیا ہو جسمیں روس اور ہندوستان کی آبادی اور محاصل کا مقابلہ کرکے دکھایا گیا ہو کہ دونوں کی حالت مالی میں کتنا فرق ہو - روس کی آبادی ۱۱ کروڑ ہو - اور برٹش ہند کی ۲۱ کروڑ - روس کے کل محاصل ۵۸ کروڑ ۳۸ لاکھ ۴۰ ہزار ہو - اور ہندوستان کے ۵۸ کروڑ - روس کے اخراجات ملکی ۸۸ کروڑ ۵۷ لاکھ اور ہندوستان کے ۴۸ کروڑ ۵۷ لاکھ روس کا غیر معمولی خرچ ۵ کروڑ ۸۷ لاکھ ۱۰ ہزار ہو - ہندوستان کا ۳ کروڑ ۵۷ لاکھ - روس کا فوجی خرچ ۴۴ کروڑ ہو اور ہندوستان کا ۲۲ کروڑ - روس میں ۱۷ ہزار ۹ سو ۲۹ میل ریل جاری ہو ہندوستان میں ۱۶ ہزار - روس کی ریلوے آمدنی ۲۳ کروڑ ہو - اور ہندوستان کی ۲۰ کروڑ ۵۰ لاکھ - روس کی تجارت اندرونی و بیرونی ایک ارب ۱۰ کروڑ ہو اور ہندوستان کی ایک ارب ۲۰ کروڑ - روس کا محاصل اراضی ½۱۵ کروڑ ہو - اور ہندوستان کا ½۲۳ کروڑ - روس کی آمدنی مسکرات ½۵ کروڑ ہو - اور ہندوستان کی ¾۴ کروڑ - روس کی آمدنی محصول تجارت ½۵ کروڑ ہو اور ہندوستان کی ½۱ کروڑ ہو - روس کی آمدنی اسٹامپ ۴ کروڑ ہو اور ہندوستان کی ½۴ - تماکو و چینی کے محصول سے روس کو ½۴ کروڑ آتا ہو اور ہندوستان کو کچھ نہیں - روس کی آمدنی انکم ٹیکس ½۴ کروڑ ہو - اور ہندوستان کی ½۱ کروڑ - روس کی آمدنی سررشتہ ڈاک و تار تین کروڑ ۱۰ لاکھ ہو - اور ہندوستان کی ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ہو - روس کی آمدنی جنگلات ڈیڑھ کروڑ ہو اور ہندوستان کی بھی اتنی ہی ہو - روس میں محاصل افیون کچھ نہیں اور ہندوستان میں ۸۰ کروڑ ۵۰ لاکھ ہو (اس رقم میں ضرور کچھ نہ کچھ غلطی ہو کیونکہ ۵۸ کروڑ تو کل محاصل کی میزان اوپر بیان کی گئی ہو - تو پھر ۸۰ کروڑ ۵۰ لاکھ محاصل افیون ہی کسطرح صحیح سمجھے جا سکتے ہیں ایڈیٹر) روس میں محاصل نمک ندارد ہو - اور ہندوستان میں ۸ کروڑ ہو - اوپر جن رقوم کا ذکر کیا گیا ہو وہ روپیہ آجکل

ہمارے ہاں کے ڈیڑھ روپیہ کے برابر ہے +

بقول اخبار عام لنڈن کے ڈاکٹر ایسی دوا کا تجربہ کر رہے ہیں کہ جس سے انسانی عمر میں ترقی ہو۔ اُمید کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد جب یہہ دوا کامل تائید حاصل کر لیگی تو اُس سے انسان دو سو برس تک زندہ رہ سکیگا۔ آخر موت +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

زار روس نے لنڈن والوں کی عرضداشت متعلق یہودی رعایا بلا جواب واپس کر دی۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس عرضداشت کو بہ حقارت دیکھا۔ اور یونہی لوٹا دی +

معلوم نہیں کہ یہہ خبر کہانتک صحیح ہو کہ زار روس نے اپنے ہاں قرآن میں سے تیرہ آیتوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے۔ اس سے مسلمان رعایا پریشان ہے۔ معلوم نہیں وہ تیرہ آیات کونسی ہیں +

فروری کی تار برقی سے معلوم ہوا کہ انگلستان میں گورنمنٹ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ کانگریس جب انگلستان میں ہوگی تو گورنمنٹ کو اُس سے کسی قسم کا تعلق نہ ہوگا +

انگلستان میں علم ڈاکٹری کے کانگریس میں بقول اخبار عام پنجاب کیطرف سے شامل ہونیکے لئے لالہ فتح چند صاحب قائم مقام سول سرجن گوجرانوالہ اور سرجن میجر ایچ برون صاحب پرنسپل میڈیکل کالج لاہور جائینگے +

تجویز ہے کہ امریکہ کی مختلف جھیلوں میں جہازوں کا پل باندھکر اُسکے اوپر ریل کی سڑک تیار کی جائے۔ بالفعل دو پل تیار ہونگے ایک ۷ میل ایک ۲۶ میل کا ہوگا جسکا صرف اڑھائی کروڑ روپیہ ہوگا +

امین پاشا افریکہ کے عجائبات کے منجملہ بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک قسم کے بندر ہیں جو رات کو پھل توڑنے جاتے ہیں تو روشنی کے لئے مشعل ہاتھ میں لئے جاتے ہیں +

نیویارک سے گرفتار ہو کے ایک ہندو بھگوان نامی پورٹ لوئی کی عدالت میں لایا گیا ہے یہہ بکنگھم جہاز میں باورچی تھا اور کسی تکرار پر کپتان جہاز کو مار ڈالا تھا +

انگلستان کا فوجی خرچ بابت سال نو ۱۷ کروڑ پونڈ منظور ہوا۔ یہہ خرچ بہ نسبت سال گذشتہ ۱۰ لاکھ ۹۰ ہزار پونڈ کم ہے +

فنلنڈ میں ملکی فوج کی کارروائی کی وجہہ سے روس بہت گھبرا رہا ہے۔ ملکی فوج کا اثر سینٹ پیٹرسبرگ میں بھی جو روس کا دارالسلطنت ہے ظاہر ہوا ہے +

فرنچ ڈاکٹروں نے مرض سل کا ایک عجیب علاج تجربہ سے دریافت کیا ہے۔ وہ یہہ کہ مریض کی نسوں میں بکری کا دودھ بذریعہ پچکاری ڈالا جاوے +

ولیعہد روس ملک ہند کے مختلف مقامات کی سیر کر کے ۱۱ فروری کو بخیریت تمام رخصت ہو کر سیلون (لنکا) کو تشریف لے گئے کشمیر دیکھنے کا بھی ارادہ کیا تھا۔ مگر وقت نہ رہا +

وزارت خارجیہ دولت روم کے محکمہ ترجمہ کے ایک عہدہ دار عبد القیوم بے کو دو روسیوں نے مار ڈالا۔ دونوں مجرموں کو قسطنطنیہ کی پولیس نے گرفتار کیا +

امیر کابل غضبناک ہیں کہ ہاں کی خبریں ہندوستان میں کون بھیجتا ہے۔ ایسے لوگوں کی تلاش میں امیر صاحب اخراجات کثیر سے جاسوس مقرر کر رہے ہیں۔ کئی آدمی مشتبہ گرفتار اور قید ہوئے ہیں +

امیر کابل اس تدبیر میں ہیں اپنے علاقہ سے گھوڑے گھی۔ چاول۔ بھیڑی۔ دُنبہ کا ہندوستان میں آنا بند کریں اسواسطے ان چیزوں پر محصول برآمد نہایت سخت کر دیا گیا ہے +

گورنمنٹ یہہ خبر سنکر کہ کانگریسی صاحب تقویت کانگریس کے لئے ساکروڑ روپیہ کی لاٹری ڈالنے والے ہیں اس مسئلہ پر غور کرنے لگی ہے کہ لاٹری کی اجازت ہونی چاہئے یا نہیں

گورنمنٹ نے نامنظور کیا ہے کہ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے کسی ضلع میں جو وسط میں ہو ایک دوکان واسطے فروخت اُن اشیاء کے کھولی جاوے جو جیلخانوں میں قیدی تیار کرتے ہیں +

سعد اللہ پاشا وزیر سلطان روم مقیم وائینا نے اچانک خودکشی کر لی۔ سلطان اُنسے ناراض تھے اور قسطنطنیہ میں آنیکی اجازت نہ دیتے تھے۔ سلطان کو شبہ تھا کہ وہ سلطان مراد کی سازش قتل میں شریک تھے

سُنا گیا کہ بمبئی سے ایک عرضی بتائید مسودہ قانون عمر رضامندی جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں ارسال کی گئی ہے۔ اس عرضی پر بمبئی پریسیڈنسی کی ۲۰ ہزار عورتوں کے دستخط ہیں +

برہما میں ایک پٹھان نائیک نے بندوق سے دو انگریزی افسر قتل کر ڈالے۔ ایک صاحب میجر نکسن اور دوسرے جمیس۔ پٹھان سپاہی پاگل ہو گیا تھا +

حیدر آباد دکن کی میونسپلٹی کی تجویز ہے کہ جو جتنے کسبی زنانے شہر میں موجود ہیں اُنکی فہرست مرتب کیجائے۔ اور اہلیان کوتوالی نگران رہیں کہ آئندہ کوئی اس منحوس فرقہ میں داخل نہ ہونے پاوے +

حیدر آباد میں شہیدہ وزیرن کا مقدمہ زیر تجویز ہے چار مجرموں میں سے دو حوالات میں ہیں اور دو چھلکر چھوٹ گئے ہیں۔ دیکھیں اسکا انجام کیا ہوتا ہے +

افواہ ہے کہ حضور نظام حیدر آباد ایک انگریز کو اپنا پرائیویٹ سکرٹری مقرر کرینگے۔ کیا عجب ہے پہلے بھی کرنل مارشل اُنکے پرائیویٹ سکرٹری رہ چکے ہیں +

دہلی کے شہزادہ ثریا جاہ صاحب کے خاندان شاہی کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہوار کی منظوری گورنمنٹ سے ہو گئی ہے۔ اُنکو بجائے مرزا سلیمان جاہ صاحب کو خلعت ملیگا +

حضور نظام نے جنرل سر فریڈرک رابرٹس کی دعوت

جارمحل میں کی۔ نظام نے بریجیٹی کوئین امپریس کی صحت تجویز کی جسکا سر زیڈرک رابرٹس نے جوابدیا ✠

جودھپور راجپوتانہ گزٹ مخبر ہو کہ نواب محمد خان صاحب ایرانی مصاحب دربار ماروار اچانک بعارضہ جنون مبتلا ہوگئے۔ مہاراجہ صاحب نے اُنکو نواب شمشیر بیگ کے سپرد کردیا۔ علاج ہو رہا ہی ✠

بمبئی کے ولسن کالج میں رتنبائی آروشیر وکیل بے اے فرانسیسی زبان کی معلمہ مقرر ہوئی ہیں۔ اس سے پیشتر مس کرونیلیا سوراجی معلمہ تھیں۔ یہہ پہلی معلمہ بمبئی کے احاطہ میں مقرر ہوئی ہیں ✠

ایک بنگالی صاحب نے اپنے خُسر پر نالش کی ہو کہ وہ میری بیوی کو بھگا لیگئے مجسٹریٹ کو پہلے تو تامل تھا کہ وارنٹ جاری کریں یا نہیں آخرکار وارنٹ جاری کردیا ✠

کلکتہ والوں کی تجویز ہی کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ مسٹر برڈلا کی بیٹی کے پاس ولایت کو بھیجا جائے۔ تاکہ وہ اپنے والد کے کتب خانہ کو قایم رکھ سکیں اور الحاد کو ترقی دیں ✠

ایک ڈاک ہرکارہ کو جو کنگن اور جنیاکے درمیان ڈاک لے جارہا تھا ڈاک کے تھیلوں میں سے جو اُسکے پاس تھے روپیہ چُرانے کے جرم میں مجرم گردانا گیا ✠

بابو راج جوگیشور متر نے سر سٹوارٹ بیلی سابق لفٹنٹ گورنر بنگال کی سوانح عمری تیار کی ہو۔ اُمید ہو کہ ایسے اعلیٰ افسر کے واقعات زندگی دلچسپی سے خالی نہ ہونگے ✠

نواب واجد علی شاہ کی ایک بیگم نے جنکا نام یادگار محل ہو۔ اپنی شہزادی زہرہ بیگم کی شادی ایک شخص سے کردی لیکن اب شہزادی کو اُسکے خاوند کے پاس نہیں بھیجتیں۔ داماد کہتا ہو کہ بذریعہ پولیس طلب کرونگا ✠

ہیتھوڈسٹ کلیسیا میں وزیرن مسیحی مقتولہ کے لئے اُسکے شوہر کی امداد میں چندہ ہو رہا ہو۔ کانپور کی کلیسیا نے قریب ہزار روپیہ چندہ دیا ہی ✠

بنگال کے کل مسیحیوں کی بڑی خواہش و کوشش ہو کہ ہندوستان کے کل مسیحی خاصکر بنگالی ایک کلیسیا ہنجائیں لوکب ہند لکھتا ہو کہ ہماری سمجھ میں یہہ ناممکن ہو ✠

مشرقی بنگال کے ڈاکوؤں کا سرگروہ رائے موہن جسکی نسبت پھانسی کا حکم ہوا تھا۔ اور اُسکے ہمراہیوں کو حبس دوام عبور دریائے شور کا۔ ۲۵ ماہ حال کو پھانسی دیا گیا ✠

کلکتہ سے روانہ ہونیکے وقت ہز امپیریل ہائینس شہزادہ روس نے بیادگار تشریف آوری ایک انگشتری جسمیں تین انگھوٹھیاں ہیں اور اسپر پکھراج اور یاقوت اور دو ریزہ الماس کے نگینے ہیں ایک باجہ بجانیوالے کو عطا کی ✠

آنریبل مسٹر جسٹس شپلنگ صاحب کہتے ہیں کہ شادی کی میعاد کے بڑھانے سے ہند و مذہب میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا وہ اپنے ثبوت میں منو سمرتی اور ہندوؤں کے شاستروں کو پیش کرتے ہیں ✠

ریاست نظام میں وسلین مشن کا کام خوب چل رہا ہو۔ انڈین میتھوڈسٹ ٹیم لکھتا ہو کہ سنہ ۹۰ء میں وہاں ۲۲۳ اشخاص نے بپتسما پایا جنمیں ۱۴۲ بالغ تھے ✠

لاہور لنڈہ بازار میں ایک عورت اپنے مکان میں مقتول پائی گئی۔ خیال کیا گیا ہو کہ یہہ ہلاکت زیورات کے باعث ہوئی ہو۔ پولیس مجرم کا پتہ لگانے میں مصروف ہو ✠

لاہور میں ایک یوریشین جو بتلاش روزگار کلکتہ سے آیا ہوا تھا۔ چہارشنبہ گذشتہ کی صبح کو ایک سرائے میں مرگیا موت کی وجہ سردی اور بے سروسامانی اور فاقہ بتائی گئی ✠

لاہور میں بابو نوبن چندر رائے صاحب آنجہانی کی یادگار میں برہمو سماجی لوگ ایک مذہبی کتب خانہ جاری کرنے کے واسطے چندہ جمع کررہے ہیں۔ اڑھائی سو روپیہ جمع ہوگیا ہو ✠

سڑک ہوشیارپور متصل آدمپور دیمبولا ... ڈاک والے کی گاڑی کے نیچے ایک لڑکی دو سالہ ایک ... آکر مرگئی۔ کوچوان ماخوذ ہو۔ دیکھئے بیچارہ کے حق میں عدالت سے کیا فتویٰ صادر ہو ✠

موضع کساڑہ تحصیل پھلور میں ایک وقوعہ قتل ... جسمیں گنڈا وکالو وغیرہ ۲ کس ماخوذ ہیں کہتے ہیں کہ انہوں نے رات کو ایک دشمن کی زوجہ کو مارکر اندر سے گھر کا مال نکا... مقدمہ سپرد سشن ہو ✠

بقول پٹیالہ اخبار بحوالہ سیول لاہور انارکلی با... کے ایک کباڑی پر بایں وجہ کہ اُسکے پاس کارتوسوں کا ... تھا عدالت سے پچاس روپیہ جرمانہ ہوا ✠

قیصر الاخبار کرنال لکھتا ہو کہ ہمیں معلوم ہوا ہو کہ مہاراجہ پٹیالہ نے وکٹوریہ تھیٹریکل کمپنی کو پانچہزار روپیہ ماہوار پر نوکر رکھا ہو۔ لیکن اراکین دولت ہز ہائینس ... اس تجویز کو پسند نہیں کرتے ہیں ✠

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے مبلغ سات ہزار روپیہ اور تین بیگھہ پختہ زمین تعمیر عیدگاہ مسلمانوں کے لئے عطا فرمایا ہو ✠

لاہور میں بنگالی غبارہ باز کے تماشا کرنے کی ... دھوم ہو ✠ عام

کمیشن جذامیان پنجاب میں جالندھر اور ... میں تحقیقات کریگی ✠ منہ

انگریزی سیاح مسٹر برٹن کی بیوہ کو ۳ سو روپیہ ماہوار پنشن ملیگی ✠ منہ

مصری کونسل نے مسٹر جسٹس سکاٹ کا تقرر بطور قانونی مشیر کے منظور کیا ✠ منہ

فریدنگر میں ڈاکہ پڑا۔ تین آدمی ہلاک ہوئے ... ہزار کا نقصان ہوا ✠ مخبر

بیان اغراض و وجوہات

مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۵ کی پانچویں ضمن میں یہہ لکھا ہی کہ زنا بالجبر کے جرم کا ارتکاب اُس صورت میں ہوتا ہی کہ جب کوئی شخص کسی ایسی عورت سے اُسکی رضامندی کے ساتھ یا اُسکی بلا رضامندی کے جماع کرے جسکی عمر دس برس سے کم ہو۔ اور اس دفعہ کے مستثنیٰ میں یہہ حکم مندرج ہی۔ کہ مرد کا جماع اپنی زوجہ سے جبکہ اُسکی عمر دس برس سے کم نہ ہو زنا بالجبر نہیں ہی۔ رضامندی کے لئے جو ادنیٰ حد عمر کی بالفعل مقرر ہی۔ اس سے بالغ شوہروں کو اُن لڑکیوں کے ساتھ جو سن بلوغ کو نہ پہنچی ہوں نارسیدہ سنی میں خلوت صحیحہ کرنیکا اختیار ہوتا ہی۔ اور اس سے بالاتفاق ڈاکٹروں کی رائے میں اُن لڑکیوں کو جنکی نابالغی میں شادی ہوتی ہی سخت ایذا اور دوامی ضرر پہنچتا ہی۔ اور جس قوم میں وہ لڑکیاں داخل ہیں اُنکی خلقت طبعی اس سے [illegible] تی جاتی ہی۔ اس لئے یہہ تجویز ہوئی ہی کہ رضامندی کی عمر بارہ برس تک بڑھا دی جائے۔ چنانچہ اس مسودہ ایکٹ کی رو سے اس غرض کے حصول کے لئے مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۵ کی پانچویں ضمن اور مستثنیٰ میں لفظ "دس" کی جگہہ "بارہ" قایم کیا گیا ہی۔ عزت دار لوگوں کے امور خانگی میں تکلیف دہ اور بیجا مداخلت کے احتمال کے دفعیہ کے لئے جو مداخلت رضامندی کی عمر کے بڑھا دینے سے عاید ہو سکتی ہی۔ زنا بالجبر کے جرم کو اُس صورت میں کہ جب اظہار اسکا ہو کہ شوہر نے اپنی بی بی کے ساتھ جماع کیا اہالی پولیس کے اختیار سماعت سے نکال دینے کی تجویز ہوئی ہی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے ضمیمہ نمبر ۲ مندرجہ ایکٹ ہذا میں جو تغیر و تبدیل کی گئی ہی وہ اسی غرض سے ہی ◆

دستخط

۹ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء

انڈرو آر اسکوبل

مسودہ ایکٹ

برائے

ترمیم کرنے مجموعہ قوانین تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء
ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء

چونکہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کی ترمیم کیجائے۔ لہذا اس ایکٹ کی رو سے حسب ذیل احکام صادر ہوئے ◆

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۵ کی ترمیم۔

دفعہ ۱۔ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۵ کی اُس ضمن میں جسکی شروع میں لفظ پانچویں ہی اور مستثنیٰ میں لفظ "دس" کی جگہہ لفظ "بارہ" قایم کی جائیگی ◆

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء

مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے ضمیمہ نمبر ۲ کی ترمیم۔

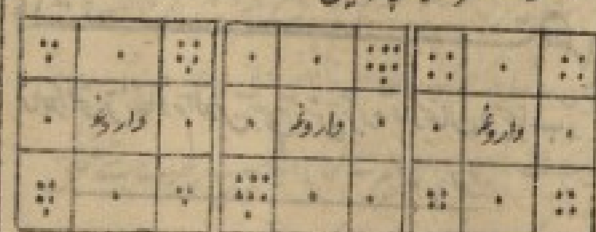
دفعہ ۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کے ضمیمہ نمبر ۲ میں بعوض اُس داخلہ کے جو مجموعہ قوانین تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۷۶ سے متعلق ہی۔ مراتب مندرجہ ذیل قایم کئے جائینگے ◆

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

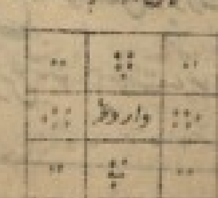
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۳۷۶	**زنا بالجبر** اگر مرد اپنی زوجہ کے ساتھ جماع کرے	بے وارنٹ گرفتار نہیں کرسکتا۔	سمن	قابل ضمانت ہی۔	قابل راضی نامہ نہیں ہی	حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دہ سالہ دونو قسموں میں سے ایک قسم کی اور جرمانہ	عدالت سشن
	کسی اور صورت میں	بے وارنٹ گرفتار کرسکتا ہی۔	وارنٹ	قابل ضمانت نہیں ہی۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

حل

پہلی حالت میں جب ۴ گھوڑے نکل جاویں تو اسطرح سے گھوڑے کھڑے کرنے چاہئیں ◆



دوسری حالت میں جب چار اور ملائے جاویں ◆



دیگر

سب حصہ داروں کو برابر برابر روپیہ ملیگا اور بمقصد ذیل نمبروں کی دُکانیں ملینگی ◆

اول نمبر	۱۰	۱۴	۱۸	۲۳	۱
دوم "	۲۲	۱۹	۱۵	۹	۲
سوم "	۲۴	۲۰	۱۱	۷	۳
چہارم "	۲۵	۱۶	۱۳	۸	۴
پنجم "	۲۱	۱۷	۱۲	۹	۵

راقم۔ میں ہوں آپکا نیازمند شیرباز عرف (شیرافگن) اسہارنپور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور

اعلیٰ درجہ کے دیسی عیسائیوں کے لڑکوں کے لئے

ایک بورڈنگ سکول

پرنسپل پادری ای کارفیلڈ صاحب ایم اے (کیمبرج)

ہیڈ ماسٹر ...... بابو آئی سی سنگھا صاحب

سکنڈ ماسٹر ...... بابو ڈی این بوس صاحب بی اے

مدرس زبانہائے مشرقی ... مولوی قطب الدین صاحب بی او ایل

اور چار اور مددگار مدرس

ڈرس ماسٹر ...... منشی نہال چند صاحب

کل زر فیس ...... پانچ روپیہ آٹھ آنہ ماہوار

سنہ ۹۱ء اور ۹۲ء میں سال تعلیمی یکم مارچ سے شروع ہو گا +

جو اصحاب اپنے لڑکوں کو بھیجنا چاہیں انکی خدمت میں التماس کیجاتی ہو کہ تاریخ مذکورۃ الصدر سے پہلے پہلے فیصلہ کر کے عین تاریخ پر لڑکوں کو بھیجدیں +

درخواستوں کے نمونے جناب پرنسپل صاحب سے دستیاب ہو سکتے ہیں +

جو طلبا رسال ہذا کے امتحان مڈل میں کامیاب ہو کر سکول میں داخل ہوں یا انہوں نے اسسال سکول سے امتحان مڈل پاس کیا ہو ان سب کو بطور رنج کے ایک امتحان لیا جا کر جو طالب علم بلحاظ مقابلہ اول نمبر ہو گا اسکو وظیفہ تعدادی عہ پانچ روپیہ ماہوار کا عطا ہو گا +

ضرورت

مدرسہ ہذا کے لئے ایک عیسائی اُستاد کی ضرورت ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت سنہ سے للعہ روپیہ تک دیجائیگی درخواست معقول اسناد صاحب پرنسپل کی خدمت میں آنی چاہئیں +

دستخط

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

امریکن یونائیٹڈ پریسبٹیرین مشن پسرور ضلع سیالکوٹ میں ایک دیندار اور تجربہ کار کتب فروش کی ضرورت ہو۔ جس کسی کو درخواست کرنا منظور ہو معہ اسناد لیاقت اور نیک چلنی راقم کے پاس مقام مذکورہ میں ذیل کے پتے سے بھیجیں تنخواہ کا فیصلہ حسب لیاقت کیا جائیگا +

المشتہر پادری جے۔ ایف جڈ صاحب پسرور

اشتہار

ہم کو ایک دیسی مسیحی کتب فروش کی ضرورت ہو جو اپنے کام کیوقت اس ملک کے غریبوں کو مقدس انجیل کی منادی بھی کر سکے۔ مشاہرہ عہ روپیہ اور نصف زر قیمت بکری کتاب میں سے ملا کریگا۔ درخواست کنندہ اسناد نیک چلنی ولیاقت خود بذریعہ ڈاک میری طرف روانہ کرے جسکی درخواست منظور ہو گی اُسکو اطلاع دیجائیگی۔ اور جسکو کوئی جواب نہیں ملیگا اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ اُسکی درخواست منظور نہ ہوئی۔ اور درخواست کنندہ جو اپنی اصل اسناد میری طرف بھیجیگا بشرط نامنظور ہونے اُسکی درخواست کے اسناد مذکورہ بالا بصیغہ رجسٹری اُسکی سمت واپس ارسال کرونگا اور جسکی درخواست منظور ہوئی اسکو ڈیرہ غازیخان تک آنیکا سفر خرچ دیا جائیگا +

المشتہر

حامد اسحاق خادم الدین بلوچ مشن ڈیرہ غازیخان (پنجاب)

پیدائش و اموات کی رپورٹ اس ہفتہ کی دفتر ہذا میں یہ پہنچی۔ پیدائش ۲۶۔ اموات ۲۷۔ +

لودیانہ

گذشتہ جمعہ کو تمام دن نہایت تند و جھانگ ہوا چلتی رہی باوجود اسکے آسمان بادلوں سے گھرا ہوا تھا۔ رات کو کسیقدر ترشح ہوا لیکن دوسرے دن آسمان صاف ہو گیا دھوپ کی تیزی نے سردی کو کم کر دیا اور موسم بدلا ہوا معلوم ہوتا ہو۔ سردی روز بروز کم اور گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہو +

مردم شماری میں قمار بازوں کی گرفتاری

سُنا گیا کہ مولا دو علی شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تحت بازار میں پڑتال کرتے ہوئے گذرے۔ ایک کسبی کے مکان پر چند آوازیں دیں مگر جواب نملا دو آخر اندر گئے تو دیکھا کہ بالاخانہ پر گیارہ قمار باز جنمیں ایک عورت بھی شریک تھی قمار بازی میں معروف ہیں۔ فوراً پولیس طلب کی گئی اور سب قمار باز گرفتار ہوئے جو یقیناً ... کو پہنچینگے۔ چند روز ہوئے اسیطرح سے انہیں صاحبوں نے تین قمار باز چوڑے بازار سے گرفتار کئے۔ افسوس کہ باوجود اسقدر انتظام و ممانعت سرکاری کے لوگ اس فعل نالایق سے باز نہیں آتے اور مفت میں اپنے مال و عزت کا نقصان اُٹھاتے ہیں۔ حقیقت میں قمار بازی کی عادت ایک سخت بلا ہو جو لگے پیچھے بڑی مشکل سے چھوٹتی ہو +

بعض مسخرے لوگوں نے ایک روایت مشہور کر دی ہو جس کا چرچا علی العموم ہر ایک مرد و عورت کی زبان پر ہو کر بوقت شب کوئی جانور رنگ سیاہ اچانک لوگوں کے گھر میں گھُس کر نوچ کھاتا اور غایب ہو جاتا ہو۔ کیسے دیکھنے اور پکڑنے میں نہیں آتا معلوم نہیں کہ لوگ ایسی واہیات باتوں پر یقین کر کے کیوں ایک دوسرے کے سامنے اس طور پر بیان کرتے ہیں کہ سُننے والے کو یقین آجاتا اور وہ اَوروں سے بیان کرتا اور یوں ایک بے بنیاد بات تمام شہر میں مشہور ہو جاتی ہو +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب مینیجر کے اہتمام سے چھپا